

[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 6.S.C.R

ازعدالت عظمیٰ

یونین آف انڈیا اور دیگران وغیرہ

بنام

میٹل باکس کمپنی آف انڈیا لمیٹڈ وغیرہ

1 اکتوبر 1996

[بی پی جیون ریڈی اور سوہاس سی سین، جسٹسز]

سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ 1944 - دفعات 3 اور 4 - محصول آرٹیکل کی تشخیص - نکالی ہوئی ایلو مینیم ٹیوب - پوسٹ / اخراج آپریشنز - چاہے وہ ٹیوب کی قابل تشخیص قیمت میں شامل ہوں - فروخت کی پوری نقد قیمت اور سامان کی فراہمی کی تاریخ تک ہونے والے تمام اخراجات کو تشخیص کے لیے شامل کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

جواب دہندہ کمپنی "اخراج عمل" کے ذریعے ایلو مینیم ٹیوبیں تیار کر رہی ہے۔ مزید کئی آپریشن جیسے کوٹنگ، پرنٹنگ، فلٹنگ، پلاسٹک کیپس وغیرہ ٹیوب پر کیے جاتے ہیں جو اخراج کے بعد کے عمل ہیں۔ مدعا علیہ کمپنی اور کوگلیٹ پامولیو انڈیا لمیٹڈ کے درمیان ایک قرارداد طے پایا تھا کہ مدعا علیہ کو ایلو مینیم ٹیوبوں پر نصب کیے جانے والے پلاسٹک کیپس کی خریداری اور فراہمی کی جائے۔ مدعا علیہ نے اسٹنٹ کلکٹر، سنٹرل محصول کو قیمتوں کی فہرست کی منظوری کے لیے لکھا۔ محصول اتھارٹی نے مدعا علیہ سے کہا کہ وہ ٹیوب پر پلاسٹک کی ٹوپوں کی قیمت سمیت محصول ادا کرے۔ مدعا علیہ نے عدالت عالیہ سے رجوع کرتے ہوئے کہا کہ ٹوپوں کو پرنٹ کرنے، پینٹ کرنے یا فٹ کرنے کی لاگت پوسٹ مینوفیکچرنگ کے اخراجات کی نوعیت میں ہے اور اس لیے ڈیوٹی کے تابع نہیں ہے۔ ریونیو کی طرف سے پیش کردہ رٹ اپیل کو ڈویژن بنچ نے مسترد کر دیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد - 1: ہٹانے کی جگہ پر تھوک نقد قیمت ایک ایکسائز ایبل چیز کی قیمت کے تعین کی بنیاد ہے اور جو بھی پوری سیل نقد قیمت ہو جس پر ایکسائز ایبل چیز کو ہٹانے کی جگہ پر پوری فروخت کی تجارت میں فروخت کیا جاتا ہے وہ محصول چیز کی قیمت کی نمائندگی کرے گا جس پر محصول واجب ہے اور یہ کہ ایکٹ کے دفعہ 4 کے تحت فراہم کردہ کٹوتی کے علاوہ کوئی کٹوتی جائز نہیں ہے۔ واحد حج کے فیصلے پر مبنی نظریہ کہ صرف خارج شدہ ٹیوب کی قیمت قابل تشخیص قیمت کی بنیاد بنائے گی اور یہ کہ کوٹنگ / پرنٹنگ وغیرہ کے لیے لاگت / چارجز قابل تشخیص قیمت میں شامل نہیں ہیں، قانون میں غیر مستحکم ہے۔ [G-H:D-139]

2. آیا ٹیوبی مدعا علیہ کے ذریعے صاف کی گئی اور فروخت کی گئی ٹیوب کا حصہ بنتی ہے، یہ حقیقت کا سوال ہے جس کا فیصلہ کسی دیئے گئے

معاملے میں کیا جانا ہے۔ کوئی عمومی کاری ممکن نہیں ہے۔ اس معاملے میں اس حقیقت پسندانہ پہلو پر کوئی تحقیقات نہیں ہوتی ہے کیونکہ مدعا علیہ مطالبہ نوٹس موصول ہونے کے بعد عدالت عالیہ پہنچ گیا تھا۔ حالات میں مناسب طریقہ یہ ہے کہ معاملے کو قانون کے مطابق قیمتوں کی فہرست کی منظوری کے انچارج مناسب اتھارٹی کے ذریعے طے کیا جائے۔ [140-ای؛ جی]

3۔ تشخیص سے متعلق معاملے میں سنٹرل ایکسائز آفیسر کی طرف سے جاری کردہ نوٹس آف مطالبہ کے خلاف براہ راست رٹ پٹیشن دائر کرنا اور اس پر غور کرنا ناقابل قبول ہے۔ [138-ب]

یونین آف انڈیا بنام بمبئی ٹائر انٹرنیشنل، [1984] 1 ایس سی سی 467 حکومت ہند اور دیگر بنام مدراس ربرٹ فیکٹری لمیٹڈ اور دیگر [1995] 4 ایس سی سی 349 اور اجاگر پرنٹس اور دیگر وغیرہ بنام یونین آف انڈیا اور دیگر [1989] 3 ایس سی سی 488 پر انحصار کیا۔

ایگزیکٹو انجینئر بہار اسٹیٹ ہاؤسنگ بورڈ بنام رمیش کمار سنگھ اور دیگر، [1996] 1 ایس سی سی 327، کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 100 آف 1981 وغیرہ۔

بابہ عدالت عالیہ کے 24.3.80 کے فیصلے اور حکم سے متفرق میں A.No.129 / 80 میں - 1973 کی پٹیشن نمبر 511-

ہریش این سالوی، اے سباراؤ، وی کے ورما، جے کے سیٹھی، راجیش کمار، رویندر نارائن، میسرز امیتا مترا، ایس گنیش، پی وینوگوپال، کے جے جان، ڈی کے سھیدار، آراین کرنجوالا، میسرز مانیک کرنجوالا اور میسرز روبی آہوجا موجود پارٹیوں کے لیے

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

بی۔ پی۔ جیون ریڈی۔ جسٹس۔ 1996 کی دیوانی اپیل No.12657 میں دی گئی اجازت [1982 کی اسپیشل لیو پٹیشن (سی) نمبر 1836 سے پیدا ہوتی ہے۔]

اپیلوں کے اس بیچ میں قانون کے عام سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ سہولت کی خاطر، ہم 1981 کی دیوانی اپیل No.100 [یونین آف انڈیا بنام بیٹل باکس کمپنی آف انڈیا لمیٹڈ] کے حقائق سے نمٹ سکتے ہیں۔ یہ معاملہ سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ 1944 کے تحت اٹھتا ہے۔

مدعا علیہ، بیٹل باکس کمپنی آف انڈیا لمیٹڈ، ٹیبوں کی تیاری کر رہی تھی، جسے عام طور پر "ایلو مینیم کولا پسیبیل اور سخت ٹیبوں" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ سکر نے والی ٹیب لچکدار دھات کا سلنڈر ہے۔ یہ نلیاں اصل میں سیسہ سے تیار کی جاتی تھیں لیکن بعد میں انہیں زیادہ تر ایلو مینیم سے تیار کیا جا رہا تھا۔ مدعا علیہ ایلو مینیم سے مذکورہ ٹیبوں کو اخراج کے ذریعے تیار کر رہا تھا، یعنی دباؤ میں ڈالی کے

بذریعے ایلو مینیم کی سلگوں یا گانٹھوں کو مجبور کرنا۔ اس عمل کو "اخراج عمل" کہا جاتا ہے۔ ٹیوب کو اخراج پریس سے پہنچانے کے بعد، اسے صحیح لمبائی تک تراشا جاتا ہے اور اس کے نوزل کو مناسب تفصیلات کے مطابق تھریڈ کیا جاتا ہے۔ مدعا علیہ کے مطابق، اخراج کا عمل اس مرحلے پر مکمل ہو جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی پیداوار کو "اخراج شدہ ٹیوب" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ مدعا علیہ کے مطابق مزید، ایسی ٹیوبوں کے لیے کئی عمل / آپریشن کیے جاتے ہیں جیسے ٹیوب کو گرنے کے قابل بنانا، ٹیوبوں کو مناسب رنگ کے ساتھ کوئٹنگ دینا، گاہک کی خواہش کے مطابق مناسب مواد کو پرنٹ کرنا، ٹیوبوں پر ٹوپیاں لگانا اور انہیں کارٹنوں میں پیک کرنا۔ مدعا علیہ کے مطابق، یہ تمام کارروائیاں اخراج کے بعد کی کارروائیاں ہیں اور اخراج کے عمل سے بالکل مختلف ہیں۔

مدعا علیہ کے گاہکوں میں سے ایک کو لگیٹ - پامولیو [انڈیا] پرائیویٹ لمیٹڈ تھا۔ مدعا علیہ اور کو لگیٹ پامولیو کے درمیان طے پانے والے قرارداد کے مطابق، مؤخر الذکر مدعا علیہ کو پلاسٹک کی ٹوپیاں خرید کر فراہم کرنا تھا جو مدعا علیہ کے ذریعے تیار کردہ ایلو مینیم سے نکلنے والی ٹیوبوں میں لگائی جائیں گی۔ 29 دسمبر 1971 کو مدعا علیہ نے سنٹرل محصول کے اسسٹنٹ کلکٹر کو ایک خط لکھا جس میں مذکورہ قرارداد کی طرف اشارہ کیا گیا اور منسلک قیمت کی فہرست کی منظوری طلب کی گئی [جس میں حدود کی قیمت شامل نہیں تھی]۔ جب معاملہ زیر التواء تھا؛ مدعا علیہ نے ایک نظر ثانی شدہ قیمت کی فہرست درج کی۔ تاہم، ایکسٹرا فیس نے مدعا علیہ سے کہا کہ وہ ٹیوبوں کی قیمت میں حدود کی قیمت سمیت محصول ادا کرے۔ اس کے بعد مدعا علیہ نے ایک رٹ پٹیشن [1973 کا نمبر 511] کے ذریعے بائے عدالت عالیہ سے رجوع کیا تا کہ مرکزی ایکسٹرا حکام کو ایک رٹ، آرڈر یا ہدایت جاری کی جاسکے کہ وہ کوئٹنگ یا پرنٹنگ سے متعلق اخراجات کو شامل نہ کرے اور ایسی ٹیوبوں کی قابل قدر قیمت میں خارج شدہ ایلو مینیم ٹیوبوں پر نصب پلاسٹک کی ٹوپوں سے متعلق اخراجات کو شامل نہ کرے۔ مدعا علیہ نے سنٹرل محصول آفیسر کی طرف سے جاری کردہ مطالبہ نوٹس کو بھی منسوخ کرنے کو کہا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگرچہ مدعا علیہ کی طرف سے ایکسٹرا حکام کے سامنے اٹھایا گیا تنازعہ صرف مذکورہ ٹیوبوں کی قابل قدر قیمت میں پلاسٹک کی ٹوپوں کی قیمت کو شامل کرنے سے متعلق تھا؛ لیکن رٹ پٹیشن میں پلاسٹک کی ٹوپوں کی قیمت کو خارج کرنے کے علاوہ کوئٹنگ / پرنٹنگ کی قیمت کو خارج کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ بائے عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے رٹ پٹیشن کو منظور کر لیا۔ فاضل واحد جج کا استدلال درج ذیل مشاہدات میں پایا جاتا ہے :

"جواب دہندگان کی جانب سے یہ قبول کیا جاتا ہے کہ باہر نکالی گئی نلیاں بازار میں یا تو ان کے بنے ہوئے (ننگے؟) میں فروخت کی جاتی ہیں۔ لکیر لگانے یا پرنٹ کرنے کے بعد یا اس پر ٹوپیاں لگانے کے بعد۔ یہ قبول کیا جاتا ہے کہ باہر نکالی گئی نلیاں بازار میں جانی جاتی ہیں حالانکہ وہ نہ تو لاکھ دار ہوتی ہیں اور نہ ہی چھپی ہوتی ہیں اور نہ ہی ٹوپوں سے لیس ہوتی ہیں۔ جواب دہندگان نے، واپسی کے پیرا گراف 5 کے ذریعے، مزید تسلیم کیا ہے کہ کچھ عمل اخراج کے عمل کے بعد انجام دیے جاتے ہیں جو محصول کے لیے ذمہ دار ہے وہ اخراج شدہ ٹیوبوں کی تیار کردہ مصنوعات ہے صرف وہی عمل جو تکمیل کے لیے اتفاقی یا معاون ہیں۔ تیار شدہ مصنوعات تیاری کے بیان محاورہ کے اندر آئیں گے۔ یہ بلاشبہ درست ہے کہ ایکسٹرا ڈیوٹی کسی چیز پر اس وقت عائد کی جاتی ہے جب اسے فیکٹری سے باہر لے جایا جاتا ہے اور ڈیوٹی کی شرح کا تعین اس تاریخ کے حوالے سے کیا جاتا ہے جس کی چیز کو تیاری کی جگہ سے باہر لے جایا جاتا ہے۔ لیکن یہ حقیقت جواب دہندگان کو ٹوپوں کو پرنٹ کرنے، پینٹ کرنے یا فٹ کرنے کی لاگت کو مد نظر رکھنے کے قابل نہیں بنائے گی جو واقعی پوسٹ مینوفیکچرنگ لاگت کی نوعیت میں ہے۔ نکالے ہوئے ٹیوبوں کی تیاری کے عمل کو اس وقت تک ملتوی نہیں کیا جاتا جب تک کہ اس طرح کے ٹیوبوں کو پینٹ، روغن، پرنٹ یا ٹوپوں سے لیس نہ کیا جائے۔ یہ عمل صرف گاہک کی سہولت کے مطابق کیا

جاتا ہے اور واضح طور پر ایک پوسٹ مینوفیکچرنگ آپریشنل عمل ہے۔ اس طرح، محصول کے مقصد کے لیے خارج شدہ ٹیبوں کی قیمت کا تعین کرتے وقت ان کارروائیوں کی اخراجات کو شامل کرنا ممکن نہیں ہے۔"

فاضل جج نے گجرات عدالت عالیہ کے فیصلے پر بھروسہ کیا اور اس پر عمل کیا جس میں ایکسٹروژن پروسیس پرائیویٹ لمیٹڈ بنام این آر جادھو، سپرنٹنڈنٹ آف سنٹرل ایکسائز، (1979) ای ایل ٹی جے 380 = 74 گجرات لاء رپورٹرز 161۔ فاضل واحد جج کے فیصلے کے خلاف ریونیو کی طرف سے پیش کی گئی ایک رٹ اپیل کو 24 مارچ 1980 کو عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ نے [1980 کی اپیل نمبر 129] مسترد کر دیا تھا۔

فاضل واحد جج کے فیصلے کو پڑھنا، جو 24 جولائی 1979 کو پیش کیا گیا تھا، یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ "پوسٹ مینوفیکچرنگ اخراجات" کے تصور سے متاثر ہے جو اس وقت رائج تھا لیکن اس کے بعد اس نظریہ کو یونین آف بھارت بنام بمبئی ٹائر انٹرنیشنل، [1984] 1 ایس سی سی 467 میں اس عدالت نے مسترد کر دیا ہے اور پھر حال ہی میں اس عدالت نے حکومت ہند اور دیگر بنام مدراس ربر فیکٹری لمیٹڈ اور دیگر [1995] 4 ایس سی سی 349 میں جہاں "پوسٹ ہٹانے کے اخراجات" کا بیان محاورہ بھی مرکزی محصول ایکٹ کی دفعہ 3 اور 4 کے تحت محصولات اور تشخیص کے طریقہ کار کی درست وضاحت نہیں ہے۔ ہمیں ایک سے زیادہ وجوہات کی بنا پر فاضل واحد جج اور ڈویژن بینچ کے فیصلے کو برقرار رکھنا مشکل لگتا ہے۔ لیکن سب سے پہلے ہمیں یہ بتانا چاہیے کہ سنٹرل ایکسائز آفیسر [سنٹرل ایکسائز کے سپرنٹنڈنٹ] کی طرف سے جاری کردہ نوٹس آف مطالبہ کے خلاف براہ راست رٹ پٹیشن دائر کرنا اور اس کی تفریح کرنا ناقابل قبول تھا۔ اس عدالت نے بار بار اس کی مذمت کی ہے، تازہ ترین فیصلہ ایگزیکٹو انجینئر، بہار اسٹیٹ ہاؤسنگ بورڈ بنام رمیش کمار سنگھ اور دیگر [1996] 1 ایس سی سی 327 میں ہے، جو فیصلہ اس عدالت پہلے فیصلوں کے تناسب کا حوالہ دیتا ہے اور اس کی تصدیق کرتا ہے۔

اب معاملے کی خوبیوں پر آتے ہوئے، متعلقہ ٹیرف آئٹم، یعنی سنٹرل ایکسائز ایکٹ کے گوشوارہ میں ٹیرف آئٹم 27، جیسا کہ متعلقہ وقت پر تھا، مندرجہ ذیل ہے:

"ایلو مینیم"

(a) (i) کسی بھی خام شکل میں بشمول انگلوس، بارز، بلاکس، سلپس، پلیٹس، شاٹس اور چھرے۔

(ii) تار کی سلاخیں، تار کی سلاخیں اور کاسٹنگ، جو دوسری صورت میں متعین نہیں ہیں۔

(b) مینوفیکچررز، مندرجہ ذیل: یعنی، پلیٹیں، چادریں، حلقے اور سٹرپس کسی بھی شکل یا سائز میں، دوسری صورت میں متعین نہیں ہیں۔

(c) وہ ورق جو موٹائی کی پیداوار ہے (کسی بھی پشت کو چھوڑ کر) جو 0-15 ملی میٹر سے زیادہ نہ ہو۔

(d) نکلی ہوئی پائپوں اور ٹیوبوں کے علاوہ پائپ اور ٹیوب۔

(e) نکالی ہوئی شکلیں اور حصے بشمول نکالی ہوئی پائپ اور نلیاں۔

اس کے بعد، مذکورہ ٹیرف آئٹم میں شق (f) شامل کی گئی ہے، جس میں لکھا ہے: "(f) کنٹینر، سادہ، لاکھ دار یا طباعت شدہ یا لاکھ دار اور طباعت شدہ۔" مینوفیکچرنگ کی تعریف، جیسا کہ یکم مارچ 1975 سے 1975 کے فنانس ایکٹ (نمبر 25) کے ذریعے شامل کی گئی ہے، جہاں تک متعلقہ ہے، اس طرح پڑھتی ہے:

"(2f) "مینوفیکچرنگ" میں کوئی بھی ایسا عمل شامل ہے جو کسی تیار شدہ عمل کی تکمیل کے لیے اتفاقی یا معاون ہو، اور

دفعہ 4 میں کہا گیا ہے کہ جہاں محصول قیمت کے حوالے سے قابل وصول ہے، ایسی قیمت، مذکورہ دفعہ کی دیگر توضیحات تابع، اس کی عام قیمت سمجھی جائے گی۔ عام قیمت کا مطلب وہ قیمت ہے جس پر اس طرح کے سامان کو عام طور پر خریدار کو تھوک تجارت کے دوران ہٹانے کے وقت اور جگہ پر ڈیلیوری کے لیے فروخت کیا جاتا ہے، جہاں خریدار کوئی متعلقہ شخص نہیں ہے اور فروخت کے لیے قیمت واحد غور ہے۔ دفعہ 4(1)(اے)

بامبے ٹائر انٹرنیشنل میں، اس عدالت نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ ہٹانے کی جگہ پر تھوک نقد قیمت کسی قابل محصول شے کی قیمت کے تعین کی بنیاد ہے اور جو بھی تھوک نقد قیمت ہو جس پر قابل وصول شے کو ہٹانے کی جگہ پر تھوک تجارت میں فروخت کیا جاتا ہے وہ قابل وصول شے کی قیمت کی نمائندگی کرے گی جس پر ایکسائز ڈیوٹی قابل وصول ہے اور اس طرح کی تھوک نقد قیمت سے کوئی کٹوتی جائز نہیں ہے سوائے تجارتی رعایت اور ہٹانے کی جگہ سے قابل وصول شے کو ہٹانے کے وقت قابل ادائیگی ایکسائز ڈیوٹی کی رقم کے۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ادائیگی کی تاریخ تک ٹیکس دہندہ کے ذریعے کیے گئے اخراجات کو قابل تشخیص قیمت سے خارج نہیں کیا جاسکتا۔ یقیناً، جہاں تک پیکنگ کی لاگت کا تعلق ہے، اس سلسلے میں الگ الگ اصول بیان کیے گئے ہیں جن کا حال ہی میں مدراس ریفرنس لمیٹڈ میں اعادہ اور وضاحت کی گئی ہے، جہاں اس بات کا اعادہ کیا گیا ہے کہ ایکسائز ایبل آئٹم کی قیمت کا حساب لگانے کے لیے بنیادی معیار وہ قیمت ہے جس پر ایکسائز ایبل آئٹم مینوفیکچرر کے ذریعے فروخت کیا جاتا ہے اور یہ کہ یہ صرف مینوفیکچرنگ لاگت اور مینوفیکچرنگ منافع نہیں ہے جو اس طرح کی قیمت کا تعین کرنے کی بنیاد بناتا ہے۔ یہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ سیکشن 4 کے ذریعہ فراہم کردہ کٹوتیوں کے علاوہ کوئی کٹوتی تھوک قیمت سے کرنے کی اجازت نہیں ہے اور یہ کہ کئی عوامل کی وجہ سے ہونے والے تمام اخراجات جنہوں نے فروخت کی تاریخ / ترسیل کی تاریخ تک قابل محصول سامان کی قیمت میں حصہ ڈالا ہے، شامل کیے جانے کے ذمہ دار ہیں۔ مذکورہ جانچ کولاگو کرتے ہوئے، یہ واضح ہو جائے گا کہ فاضل واحد جج کے فیصلے پر مبنی نظریہ کہ صرف خارج شدہ ٹیوب کی قیمت قابل تشخیص قیمت کی بنیاد بنے گی اور یہ کہ کوٹنگ / پرینٹنگ وغیرہ کے اخراجات / چارجز قابل تشخیص قیمت میں شامل نہیں ہیں، قانون میں غیر مستحکم ہے۔ پیکنگ چارجز سے متعلق معاملے پر بحث کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ یہ ہمارے سامنے مشتعل نہیں ہوا ہے۔ [جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں، اس سلسلے میں قانون بمبئی ٹائر انٹرنیشنل اور مدراس ریفرنس لمیٹڈ میں بیان کیا گیا ہے۔]

ان وجوہات کی بنا پر ہمارے لیے یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ ہم گجرات عدالت عالیہ کے فیصلے سے متفق ہوں۔

جہاں تک پلاسٹک کی ٹوپی کی قیمت کا تعلق ہے، ٹیکس دہندہ کے لیے قابل وکیل کے ذریعے یہ پیش کیا جاتا ہے کہ یہ نہ صرف خریدار کے ذریعے ٹیکس دہندہ کو فراہم کیا جاتا ہے بلکہ یہ اس ٹیوب کا حصہ نہیں ہے جو ٹیکس دہندہ کے ذریعے خریدار کو فروخت کیا جاتا ہے۔ فاضل وکیل کی طرف سے یہ مزید پیش کیا جاتا ہے کہ ٹوپی کو ٹیوب پر فٹ کرنا تیاری کے مترادف نہیں ہے، کیونکہ یہ ٹوپیاں الگ سے اور کسی دوسرے کارخانہ دار کے ذریعے تیار کی جاتی ہیں۔ دانشور وکیل نے ہماری توجہ اس عدالت 20 نومبر 1989 کے حکم کی طرف مبذول کرائی جس میں میٹل باکس آف بھارت لمیٹڈ کلکتہ بنام مرکزی ایکسائز کے کلکٹر کے معاملے میں ایپیلٹ ٹریبونل کے حکم کے خلاف سنٹرل محصول کلکتہ کے کلکٹر کی طرف سے دائر 1984 کی دیوانی اپیل کو مسترد کر دیا گیا تھا، جس کے تحت ٹریبونل نے میٹل باکس کے مذکورہ بالا دلیل کو برقرار رکھا تھا۔ تاہم، ہماری رائے ہے کہ آیا ٹوپی مدعا علیہ کے ذریعے صاف کی قابل اور فروخت کی قابل ٹیوب کا حصہ بنتی ہے، یا نہیں، یہ ایک دی قابل صورت میں فیصلہ کرنے کے لیے حقیقت کا سوال ہے اور کوئی عمومی شکل ممکن نہیں ہے۔ اس معاملے میں اس حقیقت پسندانہ پہلو کی کوئی تحقیقات نہیں کی گئی ہے کیونکہ مدعا علیہ ڈیمانڈ نوٹس موصول ہونے کے فوراً بعد عدالت عالیہ پہنچ گیا۔ مزید یہ کہ مذکورہ فیصلہ بمبئی ٹائر انٹرنیشنل اور مدراس ربر ٹیکسٹری لمیٹڈ میں اس عدالت فیصلوں سے پہلے پیش کیا گیا تھا۔ تاہم، ہم میٹل باکس آف انڈیا لمیٹڈ [1983] 13 میں ٹریبونل کے مذکورہ فیصلے کی درستگی یا بصورت دیگر کسی رائے کا اظہار نہیں کرتے ہیں۔ حالات میں مناسب طریقہ یہ ہے کہ معاملے کو قیمت کی فہرست کی منظوری کے انچارج مناسب اتھارٹی کے ذریعے طے کیا جائے۔ اتھارٹی متعلقہ حقائق کا پتہ لگانے اور اس عدالت کی طرف سے اعلان کردہ قانون کی روشنی میں مذکورہ سوال کا فیصلہ کرے گی۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور ممتاز واحد رج اور بمبئی عدالت عالیہ کے ڈویژن پنچ کے فیصلے کو اس ہدایت کے تابع رکھا جاتا ہے کہ جہاں تک خارج قابل ٹیوبوں کی قیمت میں پلاسٹک کی ٹوپوں کی قیمت کو شامل کرنے کا تعلق ہے، اس معاملے کو قانون کے مطابق ایکٹ کے تحت حکام کے ذریعے دیکھا اور طے کیا جائے گا۔ کوئی اخراجات نہیں۔

اپیلوں میں سے ایک میں، یعنی 1991 کی دیوانی اپیل نمبر 2132، جو ٹیرف آئٹم 27 میں شق (ایف) کو شامل کرنے کے بعد حاصل ہونے والی پوزیشن سے متعلق ہے، مذکورہ شق (ایف) کی صداقت کو چیلنج کیا گیا ہے۔ یہ چیلنج اجاگر پرنٹس اینڈ دیگر وغیرہ بنام یونین آف انڈیا اور دیگر [1989] 3 ایس سی سی 488 میں اس عدالت فیصلے کے پیش نظر نام کام ہونے کے قابل ہے۔ اس اپیل میں اٹھایا گیا ایک اور دلیل یکم جون 1980 اور 25 اگست 1980 کے درمیان ان ٹیوبوں پر ڈیوٹی عائد کرنے کے جواز سے متعلق ہے۔ دلیل ہے کہ ٹیرف آئٹم 27 میں شق (ایف) متعارف کرانے والا مالیاتی بل 18 جون 1980 کو پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا تھا اور یہ بل 25 اگست 1980 سے فنانس (نمبر 2) ایکٹ 1980 کی منظوری پر قانون بن گیا۔ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ اگرچہ پارلیمنٹ میں مذکورہ بل کو پیش کرتے وقت ٹیکسوں کی عارضی وصولی ایکٹ، 1981 کی دفعہ 3 کے ذریعے فراہم کردہ اعلامیہ کیا گیا تھا، لیکن اس طرح کا اعلامیہ ایکسائز حکام کو قابل قدر قیمت میں پرنٹنگ اور لاکھ لگانے کے اخراجات کو شامل کرنے کے قابل نہیں بنا سکتا۔ مذکورہ ٹیوبوں اور سخت ڈبوں کی۔ نہ صرف یہ دلیل قانون میں ناقابل قبول ہے بلکہ 1981 کی دیوانی اپیل میں ہمارے مؤقف کے پیش نظر یہ حقیقت میں غور کے لیے پیدا نہیں ہوتا ہے کہ مذکورہ شق (f) کے علاوہ بھی مذکورہ الزامات قابل تشخیص قیمت میں شامل ہیں۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، دیوانی اپیل [1991 کا نمبر 2132] مسترد کر دی گئی ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

1991 کی دیوانی اپیل نمبر 3660 اور 1991 کی 5017، جو ٹیکس دہندہ کی طرف سے دائر کی گئی ہیں، بھی انہی وجوہات کی بنا پر خارج کر دی گئی ہیں۔ 1992 کی دیوانی اپیل No.63 اور 1996 کی دیوانی اپیل نمبر 12657] جو کہ خصوصی اجازت کی عرضی میں سے اٹھائے ہیں نمبر 1836 آف 1982 کو یہ رینو سے دائر کی منظوری دیتی ہیں، کوئی اخراجات نہیں۔

ایس۔وی۔ کے۔آی

اپیل کی اجازت دی گئی۔